تشبہ بالکفار کے بارے میں فقہا کی آراء کا تحلیلی جائزہ

نویں قسط

ریسرچ اسکالر: اللہ دتہ

مروجہ شہادت امام حسین کی مجلس سے بھی علماء کرام نے تشبہ روافض کی وجہ سے منع فرمایا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں: "غم کی مجلس تو کسی واسطے درست نہیں کہ حکم صبر کرنے کا اور غم کے دفع کرنے کا ہے۔تعزیہ وتسلیہ اسی واسطے کیا جاتا ہے تو اس کے خلاف غم پیدا کرنا خود معصیت ہوگا اور شہادت حسین کا ذکر مجمع کر کے سوائے اس کے مشابہت روافض کی بھی ہے اور تشبہ ان کا حرام ہے۔لہذا عقد مجلس غم کسی کا درست نہیں۔ ۲۹۲ مفتی محمود الحسن گنگوہی صاحب سے سوال ہوا کہ ایام محرم میں جو عوام میں مجلس شہادت پڑھی جاتی ہے۔اس میں شریک ہونا کیسا ہے؟ جواب میں لکھتے ہیں: یہ روافض کا شعار اور ناجائز ہے اس میں شرکت ممنوع ہے ۲۹۳ اس استفتاء سے قبل ہے کہ اگر صحیح روایات کی مدد سے ذکر حسین کیا جائے تو کیا اس کی اجازت ہے۔تو تشبہ بالروافض کی وجہ سے آپ نے اس کو بھی منع فرمادیا۔ ۲۹۴

مفتی کفایت اللہ دہلوی صاحب شہادت امام حسین کی مجلس کے متعلق لکھتے ہیں کہ "ذکر شہادت کی مجالس کا انعقاد منع ہے۔ ۲۹۵ چونکہ ذکر حسنین کریمین فی نفسہ درست ہے اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے۔ممانعت صرف تشبہ کی وجہ سے ہے (اس سے وہ لوگ درس حاصل کریں کہ ایک جائز کام بھی تشبہ کی وجہ سے جب منع کر دیا جاتا ہے تو ان امور کا کیا کہنا کہ جن امور میں تشبہ بدرجہ کمال موجود ہوتی ہے) اس لیے مفتی کفایت اللہ دہلوی صاحب ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں: ایصال ثواب کے لیے ۱۰ محرم کی کوئی تخصیص نہیں شہدا رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ارواح طیبہ کو سال بھر کے تمام ایام میں ثواب بخشنا جائز ہے۔محرم میں کوئی خصوصیت نہیں نہ شربت فیرنی وغیرہا کی تخصیص ہے۔وعظ کی مجلس منعقد کی جائے اس میں شہادت کی حکمت اور اس کے نتائج بھی بیان کر دیئے جائیں تو اس

میں کوئی مضائقہ نہیں۔۲۹۶۔

مسجد کی تعمیر

مسجد کی تعمیر جس طرح سے بھی کی جائے جائز ہے لیکن اس میں بھی یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ کفار کے عبادت خانوں کی طرز پر اس کی تعمیر نہ کی جائے۔مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:''مسجد کی کوئی صورت شرع میں مقرر نہیں جیسی چاہے بنائے مگر ہاں مشابہت کنیسہ و بیعہ وغیرہ سے نہ ہو۔۲۹۷۔

تہواروں میں تشبہ کا حکم

اسلام ایک کامل و اکمل دین متین کا نام ہے جو اپنے ماننے والوں کو زندگی کے ہر گوشے سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے اور کسی بھی لمحے اور کسی بھی میدان میں ان کی رہبری و دستگیری کیے بغیر نہیں رہتا چنانچہ اسلام نے مسلمانوں کو صرف اسلامی تہوار (دو عیدیں) منانے کا حکم دیا ہے اور کسی بھی قسم کے غیر اسلامی تہوار کے منانے سے منع کیا ہے۔غیر مسلموں کے تہواروں میں شریک ہونے سے متعلق مسئلہ زیر بحث پر عمومی تبصرہ کرتے ہوئے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں:اسی طرح غیر مسلموں کے تیوہاروں میں شرکت درست نہیں۔اسلام میں اس معاملہ میں بہت غیر مند اور متحس واقع ہوا ہے۔اسی لیے اسلام نے ان آستانوں (نصب) پر قربانی کو درست قرار نہیں دیا جہاں بت پرست قربانی کیا کرتے تھے۔بعض صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اہل ایران کی طرح نیروز و مہرجان کی عید منانے کی اجازت چاہی۔لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند نہیں فرمایا۔طلوع آفتاب'غروب آفتاب اور استواء کے وقت نماز سے اس لیے منع کیا گیا کہ اس وقت آفتاب پرست اور بت پرست قومیں عبادت کیا کرتی تھیں'یوم عاشوراء کا روزہ یہود بھی رکھتے تھے'اس لیے امتیاز کے لیے اس کے ساتھ ایک اور روزہ ملانے کا حکم فرمایا گیا۔جو دین'اسلام وکفر کے معاملہ میں اس قدر غیرت مند ہو'کیوں کر سوچا جا سکتا ہے کہ وہ غیر اسلامی تیوہاروں میں اور ان کی رنگ رلیوں میں شرکت کی اجازت دے گا اور اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گا۔یہ ایک طرح کا کفر کا تعاون ہے جس سے قرآن نے منع کیا ہے۔۲۹۸۔

صاحب بہار شریعت حضرت مولانا امجد علی اعظمی غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت کرنے

کی ممانعت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''کفار کے تہواروں میں شریک ہونا حرام اور سخت حرام بلکہ کفر ہے۔خصوصاجب کہ اونھیں کے مثل اونکے تمام کاموں میں شرکت کرے حدیث میں ارشادفرمایامن کثرسوادقوم فھو۲۹۹منھم۳۰۰۔اس سے متعلق فتاوی فیض الرسول میں ہے۔: کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہوکران کے میلے اورجلوس مذہبی کی شان وشوکت بڑھانا کفر ہے۔۳۰۱جیسے رام لیلااورجنم اشٹمی اوررام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔

ہولی اوردیوالی کے دن کا حکم

ایک شخص نے اپنے ایک مرض سے تنگ آ کر ہندوؤں کے تہوار ہولی کی رات میں ننگے ہوکرٹو ٹکے کے طورپرآگ کے جلتے میں کچھ چیزیں ڈالیں اس کے متعلق مفتی اجمل قادری فرماتے ہیں: ''صورت مسؤلہ میں زید پران ناپاک حرکات کی بناپرتوبہ اورتجدیدایمان ضروری ہے پھراگروہ بالاعلان توبہ کرکے تجدیدایمان کرلے تواس کے ساتھ سارے اسلامی تعلقات کرنے درست ہیں۔اوراگروہ معاذاللہ توبہ ہی نہ کرے توپھراس کے ساتھ میل جول سلام وکلام اورتمام اسلامی تعلقات ترک کردینے چاہییں۔۳۰۲۔

اہل ہنود کے بچوں نے کھیل تماشے کے طورپراکثرمسلمانوں کے چندن لگایااس کی بابت حکم شرعی کی وضاحت کرتے ہوئے **مولانااحمدرضاخان بریلوی لکھتے ہیں**: مسلمانو!اللہ واحدقہار سے ڈرو'اسلام کوکھیل تماشہ نہ بناؤ'ہنود کے بچے ان کے بالجبرلگالیتے'یہ ضروران کی خوشی سے ہوایاکم ازکم اسے قبول کیا'بہرحال تجدیدایمان فرض ہے اوربعدتجدیدایمان بےتجدیدنکاح عورتوں کوہاتھ نہیں لگاسکتے۔واللہ تعالی اعلم''۳۰۳۔

اورہولی اوردیوالی کی تاریخی حیثیت کوواضح کرتے ہوئے اوراس کے آغاز کےمتعلق بتاتے ہوئے رقم طراز ہیں: ''ہولی دیوالی ہندوؤں کے شیطانی تہوارہیں'جب ایران خلافت فاروقی میں فتح ہوابھاگے ہوئے آتش پرست کچھ ہندوستان میں آئے ان کے یہاں دوعیدیں تھیں'نوروزکہ تحویل حمل ہے اورمہرگان کہ تحویل میزان'وہ عیدیں اوران میں آگ کی پرستش ہندوؤں نے ان سے سیکھیں اوریہ چاندسورج دونوں کوپوجتے ہیں لہذا ان کے وقتوں میں یہ ترمیم کہ میکھ سنکھ رانت کی پورنماشی میں ہولی اورتلاسنکھ رانت کی اماوس میں دیوالی یہ سب رسوم کفارہیں'مسلمانوں کوان میں شرکت حرام

اوراگر پسند کریں توصریح کفر''۳۰۴۔

دیوالی کے دن قران خوانی اورفاتحہ پڑھنے سے متعلق ایک سوال کے جواب میں **مفتی محمد اجمل قادری رضوی** فرماتے ہیں''ظاہر ہے کہ مسلمان اس دن کی عظمت ہندوؤں کے مذہبی اعتقاد کی بناپر کس طرح کرے گا۔تووہ بہ نیت خیروبرکت جس دن بھی قران خوانی کرے گااس کے ثواب میں کیا کلام۔جواس خاص دن میں اس کومنع کرتا ہے وہ اس خاص دن کی ممانعت کی دلیل پیش کرے۔اورجب ممانعت کی دلیل نہیں تووہ اباحت اصلیہ کی بناپرجائز ہواکہ الاصل فی الاشیاالاباحۃ۔اب رہاتشبہ بالکفار تواس کاکوئی احتمال ہی پیدانہیں ہوتا کہ خودقران کاپڑھناہی مشابہت مشرکین سے ممتازکرتاہے۔باقی رہی دن کی موافقت تواس میں مسلمان کاقران خوانی کرناخودتشبہ کے لیے مانع اورکفارکی مخالفت ہے۔۳۰۵۔

ویلنٹائن ڈے منانے کاحکم

اس دن کے تاریخی پس منظر کے بارے میں متعددروایات بیان کی جاتی ہیں مشہورروایت یہ ہے کہ تیسری صدی عیسوی میں روم میں ویلنٹائن نام کاایک پادری ایک راہبہ کی زلف گرہ گیرکااسیر ہوگیاچونکہ عیسائیت میں راہبوں اورراہبات کے لیے نکاح ممنوع تھااس لیے ایک دن ویلنٹائن نے اپنی معشوقہ کی تشفی کے لیے اسے بتایا کہ اسے خواب میں یہ بتایا گیاہے کہ ۱۴فروری کادن ایساہے کہ اس میں اگرکوئی راہب یاراہبہ جسمانی تعلقات بھی قائم کرلیں تواسے گناہ نہیں سمجھاجائے گاراہبہ نے اس پریقین کرلیااوردونوں جوش عشق میں سب کچھ کرگزرے کلیسا کی روایات کی یوں دھجیاں اڑانے پران کاحشروہی ہواجوعموماہواکرتاہے یعنی ان دونوں کوقتل کردیا گیا کچھ عرصے بعدچندلوگوں نے انہیں محبت کاشہیدجان کرعقیدے کااظہار کیااوران کی یادمیں یہ دن مناناشروع کیا۔۳۰۶۔

آج یہ دن کس طرح منایاجارہاہے اورکیاکیاگل کھلائے جارہے ہیں اس کے بارے میں **مفتی فضیل رضاعطاری** لکھتے ہیں''اس تہوارکومنانے کاانداز یہ ہوتاہے کہ نوجوان لڑکوں اورلڑکیوں کے بے پردگی وبے حیائی کے ساتھ میل ملاپ تحفے تحائف کے لین دین سے لے کرفحاشی وعریانی کی ہرقسم کامظاہرہ کھلے عام یاچوری چھپے جس کاجتنابس چلتاہے عام دیکھاسناجاتاہے۔ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں فیملی پلاننگ کی ادویات عام دنوں کے مقابلے میں کئی گنازیادہ بکتی ہیں اورخریدنے

والوں میں اکثریت نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی ہوتی ہے۔گفٹ شاپس اور پھولوں کی دکان پر رش میں اضافہ ہوجاتا ہے اوران اشیا کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں۔۳۰۷۔ آج انگریزی تہذیب کے دلدادہ لوگ انگریزوں کی تقلید میں ویلنٹائن ڈے بڑے شوق سے مناتے ہوئے نظر آتے ہیں اوراسلامی اصولوں کی کھلم کھلا دھجیاں اڑاتے ہیں انہیں اس تہوار کے منانے سے باز آجانا چاہیے اور ڈرجانا چاہیے کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ نافرمانی کہیں انہیں جہنم کے گڑھے میں نہ پہنچادے۔اس لیے کہ یہ تہوار سراسر غیر اسلامی ہے اور بے حیائی اور بے شرمی کو عام کرنے کی ایک خطرناک سازش ہے۔اس لیے کہ حیادین کا ایک اہم شعبہ ہے اور جب حیا نہ رہے تو پھر دین بھی باقی نہیں بچتا چنانچہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشادفرماتے ہیں کہ:

الایمان بضع وستون شعبۃ والحیای شعبۃمن الایمان ۳۰۸۔

ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیاء (بھی) ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایک مرتبہ) کسی انصاری صحابی کے پاس سے گذرے اور (ان کو دیکھا) کہ وہ اپنے بیٹے کو حیاء کے بارے میں نصیحت کررہے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

دعہ فان الحیای من الایمان ۳۰۹۔

(حیاء کے بارے میں) اس کو (نصیحت کرنا) چھوڑ دو اس لئے کہ حیاء ایمان میں سے ہے۔

یعنی اگر حیاہے تو ایمان ہے اوراگر حیانہیں تو ایمان بھی نہیں رہتا اسی لیے ایک دوسری حدیث میں جو حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے اللہ کے نبی علیہ صلی اللہ ارشادفرماتے ہیں:"بے شک حیاء اور ایمان دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں تو جب ایک اٹھ جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔"امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔۳۱۰۔ چنانچہ جب حیاباقی نہ رہے تو پھر نہ دین رہتا ہے نہ ایمان اور نہ عزت وحمیت نتیجہ بندہ بے غیرت ہوجاتا ہے اسی لیے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشادفرماتے ہیں کہ لوگوں نے سابقہ انبیاء کے کلام سے جو باتیں اخذ کیں ان میں سے یہ بھی تھی کہ:

اذالم تستحی فاصنع ماشئت ۳۱۱۔ جب تو حیانہ کرے تو پھر تو جو چاہے کر۔

یہ دن چونکہ نوجوان نسل کو بے حیائی اور بے غیرتی کا درس دیتا ہے اس لیے تمام علما کے نزدیک یہ دن منانا جائز نہیں ہے چنانچہ متفقہ طور پر پاکستان سنی تحریک کے علمابورڈ جس میں مفتی غفران سیالوی سمیت سنی

تحریک علمابورڈ کے سوعلماء ومفتیان کرام شامل تھے نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ہرسال ۱۴فروری کومنائے جانے والے اخلاق سوزتہوارویلنٹائن ڈے پرپابندی لگائی جائے۔۳۱۲۔اگرکسی کے دل میں یہ وسوسہ آئے کہ اظہارمحبت اورملاقات میں کونسی قباحت ہےتوان آیات پرغورکیجئے ارشادربانی ہے:

{وقرن فی بیوتکن ولاتبرجن تبرج الجاھلیۃالاولی}۳۱۳۔

اوراپنے گھروں میں ٹھہری رہواورجس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہارتجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔

اللہ کاپسندیدہ دین توعورتوں کوبلاضرورت گھروں سے باہرنکلنے سے اورزینت کے اظہار سے روک رہاہےاورسورۃ نورمیں حکم دیاگیاکہ اپنی زینت غیرمحرموں پرظاہرنہ کرواسی آیت کے آخرمیں ہے:

{ولایضربن بارجلھن لیعلم مایخفین من زینتھن}۳۱۴۔

اوراس طرح زورزورسے پاؤں مارکرنہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہوجائے۔

توجودین زورسے پاؤں مارکرچلنے سے بھی منع فرمارہاہے وہ کیسے ان بے حیائیوں کی اجازت دے گامفتی فضیل رضاعطاری نے نہ صرف اس دن کوناجائز اورحرام قراردیاہے بلکہ اس کے دواعی اورمتعلقات کوبھی ناجائزقراردیاہے اس دن پردیئے جانے والےتحفوں کےمتعلق لکھتے ہیں کہ ’’عاشق ومعشوق (ناجائزمحبت میں گرفتار) آپس میں ایک دوسرے کوجو(تحائف) دیتے ہیں۔وہ رشوت ہے ان کاواپس کرناواجب ہےاوروہ ملکیت میں داخل نہیں ہوتے۔۳۱۵۔

اپریل فول منانے کاحکم

ہرسال یکم اپریل کوایک دن منایاجاتاہے کہ جس میں لوگ دوسرے لوگوں کے ساتھ مذاق کرتے ہیں اوران کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں اوراس کے ذریعے انہیں بے وقوف بناتے ہیں اورخوش ہوتے ہیں۔بارہادیکھاگیاکہ یہ ناعاقبت اندیش لوگ بعض اوقات ایساسنگین مذاق بھی کرڈالتے ہیں کہ جس سے کئی لوگ اپنی جان سے بھی ہاتھ دھوبیٹھتے ہیں۔مثال کے طورپرزیدنے بکرکےساتھ مذاق کیاکہ اس کے بیٹے کاایکسیڈنٹ ہوگیاہے اوروہ ہسپتال میں زخمی ہے۔وہ اس خبرکوبرداشت نہ کرسکااوراس کاہارٹ فیل ہوگیایاوہ اتنی جلدی اورعجلت میں گھرسے نکلاکہ اس کاسچ مچ میں ایکسیڈنٹ ہوگیااوروہ جان گنوابیٹھا۔بعض لوگ مذاق میں اپنی بیوی کوطلاق دے دیتے ہیں۔اورسمجھتے ہیں کہ اپریل فول منارہے ہیں حالانکہ

ایسا کر کے وہ اپنی ہنستی کھیلتی زندگی کو برباد کر لیتے ہیں اس لیے کہ مذاق میں دی گئی طلاق بھی نافذ ہوتی ہے۔۳۱۶ اس کی انہی خرابیوں کو بیان کرتے ہوئے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں: ''یکم اپریل کو جو غلط قسم کے ہنسی مذاق کیے جاتے ہیں اور اکثر اوقات دھوکہ دہی سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ قطعاً نادرست ہیں اور اسلام میں ان کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس میں کئی برائیاں جمع ہوجاتی ہیں: جھوٹ، دروغ گوئی، دھوکہ اس کی وجہ سے اذیت رسانی اور ان سب کے علاوہ فاسقوں اور بے دین لوگوں کی روش کی پیروی اور ان سے تشبہ، جس سے قوم میں غیر اسلامی شعار کے احترام اور تقلید کا خطرناک مزاج پیدا ہوتا ہے۔ اسلام نے بے شک مزاح کی اجازت دی ہے، خود رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں پاکیزہ ظرافت اور تفریح طبع کے نمونے موجود ہیں لیکن یہ کہ کسی دن خاص کو اس قسم کی باتوں اور ہنسی مذاق کے لیے مختص کر لیا جائے اور اس کے لیے دروغ گوئی اور فریب کو راہ دے دی جائے اور ہر قسم کے جھوٹ کو سند جواز بخش دیا جائے اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۳۱۷

مولانا سید عبدالرحیم لاجپوری صاحب فرماتے ہیں''یہ نصاریٰ کی سنت ہے اسلامی طریقہ نہیں ہے جھوٹ بولنا حرام ہے۔۳۱۸ مولانا مرغوب الرحمن مظاہری لکھتے ہیں: بہر حال اپریل فول کا جو بھی پس منظر رہا ہو بہر صورت کسی نہ کسی صورت انسانیت دشمنی کے واقعہ سے جڑا ہوا ہے، مسلمانوں کے لیے یہ قبیح رسم اس لیے بھی مزید بری ہے کہ یہ بہت سے بدترین گناہوں کا مجموعہ ہے: (۱) گمراہ اور بے دین قوموں کی مشابہت اختیار کرنا (۲) صریح جھوٹ بولنا (۳) گناہ کبیرہ کو حلال اور جائز سمجھنا (۴) خیانت کرنا (۵) دھوکہ دینا (۶) دوسروں کو اذیت پہنچانا (۷) ایک ایسے واقعہ کی یادگار منانا جس کی اصل بت پرستی یا توہم پرستی یا کسی پیغمبر کے ساتھ گستاخانہ مذاق ہے۔۳۱۹

یہاں جھوٹ اور بالخصوص مذاق کی نیت سے جھوٹ بولنے کی مذمت سے متعلق چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں تاکہ ان کو پڑھ کر جھوٹ بولنے سے بچنے کا ذہن بنے، اور سچ کو اپنا کر مومن کامل بن سکیں۔ حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''انسانوں کا مذاق اڑانے والے کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا آؤ آؤ سو وہ مشقت جھیل کر آئے گا جب وہ قریب پہنچے گا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ پھر دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا آؤ آؤ سو جب وہ آئے گا تو اس کے لیے دروازہ بند کر دیا جائے گا، اس طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اس کے لیے دروازہ کھولا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا آؤ آؤ تو وہ نہیں آئے گا۔۳۲۰ صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے

پوچھا گیا' کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کی گئی' کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پھر کہا گیا' کیا مومن کذاب ہوتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔۳۲۱۔

سنن ابوداؤد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہے اس کے لیے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے' اس کے لیے ہلاکت ہے' اس کے لیے ہلاکت ہے۔ ۳۲۲۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان وزمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی ہے' وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے۔ ۳۲۳۔ امام احمد نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ پورا مومن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے' اگرچہ سچا ہو۔ ۳۲۴۔ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''صدق کو لازم کرلو' کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے ادمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو' کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے' یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ ۳۲۵۔

بسنت منانے کا حکم

بسنت ایک غیر اسلامی اور ہندوانہ تہوار ہے جو اپنے دامن میں سینکڑوں خرابیاں لیے ہوئے ہے۔ پتنگ بازی کے نقصانات کا اعتراف وہ لوگ بھی کرتے ہیں جو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ سالانہ کروڑوں روپے اس منحوس شوق کی بھینٹ چڑھا دیئے جاتے ہیں۔ کٹی پتنگ پکڑنے کی کوشش میں متعدد بچے ونوجوان چھت سے گر کر یا کسی گاڑی سے ٹکرا کر عمر بھر کے لئے جسمانی معذوری کو اپنے گلے لگا لیتے ہیں۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک موسمی اور ثقافتی تہوار ہے جس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن یہ ان کی خوش فہمی ہے اس لیے کہ یہ تہوار صدیوں سے ہندوؤں کی ثقافت کا بنیادی حصہ ہے۔ مشہور مورخ البیرونی جنہوں نے ہندوستان کی تاریخ وثقافت پر کتاب الہند لکھی ہے بسنت سے

متعلق لکھتے ہیں:اسی مہینے میں استواء ربیعی ہوتا ہے جس کا نام بسنت ہے حساب سے اس وقت کا پتہ لگا کر اس دن عید کرتے اور برہمنوں کو کھلاتے ہیں۔۳۲۶۔

لیکن وقت نے ایک کروٹ اور بدلی اور یہ تہوار پتنگ بازی کی صورت اختیار کر گیا اور آج اندھی تقلید کی زد میں آ کر جاہل اور ناعاقبت اندیش مسلمان اس کو بڑے زوروشور سے منا رہے ہیں۔مولانا مرغوب الرحمن مظاہری لکھتے ہیں کہ پتنگ بازی حرام ہے اور کفار کی ان کے تہوار میں پیروی کرنا مسلمان کے ایمان کے لیے سم قاتل ہے۔۳۲۷۔ مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ پتنگ بازی حرام ہے۔۳۲۸۔

ایک مسلمان کو تو اس سے بہت زیادہ پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ یہ تہوار ایک مشہور روایت کے مطابق ایک گستاخ رسول کی یادگار کے تحت ہندو لوگ مناتے ہیں۳۲۹۔اس لیے اس سے بچنے میں ہی خیروعافیت ہے۔مولانا احمد رضا خان بریلوی نے پتنگ اڑانا' پتنگ لڑانا اور پتنگ کا لوٹنا سب حرام اور گناہ قرار دیے ہیں۔۳۳۰۔

ہیپی نیو ائیر منانے کا حکم

ہمارے آج کے مسلمان عقلی لحاظ سے اتنے ماؤف ہو چکے ہیں کہ جو چیز بھی مغرب سے درآمد ہوتی ہے اسے بلا سوچے سمجھے اپنالیا جاتا ہے اور نہ اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ یہ عمل شریعت اسلامیہ کی تعلیمات کے مخالف تو نہیں ہے اور ایسا کر کے کہیں ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی مول لے کر کہیں ہم اپنی آخرت برباد تو نہیں کر رہے ہیں جب کہ اس طرز عمل اور نقطہ نظر کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ ہمیں بہت پہلے ہی خبردار کر چکے ہیں۔حضرت ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا شبرا و ذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموھم قلنا یارسول اللہ الیھود و النصاری قال فمن ۳۳۱۔

تم پہلی امتوں کی اس طرح پیروی کرو گے جس طرح بالشت بالشت کے برابر اور گز گز کے برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں گئے ہوں گے تو تم ان کی پیروی کرو گے ہم لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا یہود و نصاری کی پیروی کریں گے آپ نے فرمایا کہ اور کون

ہوسکتا ہے؟

مروجہ ہپی نیوائیر بھی کفار کی خرافات میں سے ہے اور اسے منانا بھی ناجائز اور حرام ہے کیونکہ یہ عمل مختلف حرام کاموں کا مجموعہ ہے اور اس کے ناجائز ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔۳۳۲۔

شادی کی رسمیں

مفتی اجمل قادری صاحب سے سوال ہوا کہ بموقع شادی دلہا کو تیل لگانا' مہندی لگانا' گلے میں طوق پہننا' باجوں کا بجنا' عورتوں کا ڈھولک کے ساتھ گیت گانا' کنگن کا باندھنا' کپڑے پیلے پہننا' سہرے کا باندھنا یہ سب باتیں کرنا کیا حکم رکھتا ہے جواب میں لکھتے ہیں: ''شادی کی یہ تمام رسمیں ناجائز ہیں انہیں ہرگز نہ کیا جائے۔ ہاں جو سہرا صرف پھولوں کا ہو وہ جائز ودرست ہے۔اس کو نوشہ کے سر پر باندھ سکتے ہیں۔۳۳۳۔ مفتی احمد یار خان نعیمی نے بھی ان امور کو ناجائز قرار دیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں: نوشہ کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا' گنگنا باندھنا یا سنہری لڑیوں والا سہرا باندھنا منع ہے کہ گنگنا اور نلکی والا سہرا شعار کفار ہے اس میں ان سے مشابہت ہے اور مہندی لگانا عورتوں سے مشابہت ہے اور دونوں ممنوع''۳۳۴۔

اہل ایمان کی ہدایت کے لیے یہاں ایک شادی کا حال بیان کیا جاتا ہے جو کہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب نے اپنے والدگرامی قدر کی وصیت کے بموجب بڑے دھوم دھام سے کی آج سارے دنیادار اپنے بچوں کی شادی بڑے دھوم دھام سے کرنا چاہتے ہیں تو دیکھیں کہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ نے یہ دھوم دھام کس طرح کی تھی: ''اور ان کی دوسری وصیت یہ تھی کہ غلام محی الدین کی شادی خوب فراخ دلی سے کرنا۔سو یہ انتظام کرنا صرف اس وصیت کے ایفا کی بناء پر کیا گیا ہے ورنہ مجھے تو ان بکھیڑوں سے کوئی سروکار نہیں بلکہ دل پر بوجھ ہوتا ہے۔ ہمارا فخر بس اسی میں ہونا چاہیے کہ ہمارا کام جادۂ مستقیم شریعت محمدی کے مطابق ہو۔لہذا لوگوں کی رسومات مروجہ مثلاً ڈھول وغیرہ وتنبول ونیندرہ لینے سے ہمیں کچھ تعلق نہیں۔اور نہ کوئی شخص نیندرہ وغیرہ دینے کی تکلیف کرے۔میں نے پہلے بھی سب مخلصین کو اس بات سے منع کر دیا ہے میرے لیے یہی خوشی کافی ہے کہ چند مخلص ومحب اس کار خیر میں جمع ہوگئے ہیں اور یہ مقصد ہرگز نہیں کہ اس کام میں دنیاداروں کی تقلید میں مساکین کو تکلیف مالا یطاق دی جائے بہتر یہ ہے کہ ایسی رسموں کو موقوف کیا جائے۔ جملہ حاضرین جن کا میرے ساتھ

کچھ بھی تعلق ہے میں انہیں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ ہرگز رسوم جہالت میں تضیع مال واوقات نہ کریں پھر منہیات میں سے کسی کام کو چھوڑنا دووجوہ سے ہوتا ہے ایک ابتغاء لوجہ اللہ یعنی خدا کی رضامندی کے لیے دوسرے مخالفین کے طعنوں کے خوف سے۔قسم اول موجب ثواب ہے اوردوسری نفاق اورمنافق ہونے سے فاسق ہونا اچھا ہے مومن کو چاہیے کہ ہرکام میں اخلاص برتے تاکہ اجر پائے اوررضائے مولا حاصل کرے اسے زیدوعمر سے کچھ غرض نہیں ہونی چاہیے اورنہ کسی کاڈراور پرواہ ۳۳۵۔

وضع قطع'لباس میں تشبہ کاحکم

انگریزوں کی زنار'صلیب اورٹوپی کاحکم

مولانا رشیداحمد گنگوہی صاحب سے سوال ہواکہ ہنود کی زناراورانگریزوں کی صلیب اورٹوپی پہننے کاحکم کیاہے اس کے جواب میں لکھتے ہیں:''صلیب کاڈالنا گلے میں کفرہے کہ صلیب شعارنصرانیوں کاہے قال علیہ السلام من تشبہ بقوم فھومنھم الحدیث پس دونوں چونکہ شعارکفرہیں اورٹوپی نصرانیوں کی پہنناکرتے یاپتلون شعارکفرکانہیں ہے بلکہ لباس اس قوم کاہے پس ان کاپہنناہندوستان میں توتشبہ لباس میں ہے اورگناہ ہے اورجولوگ اس ملک میں رہتے ہیں کہ وہاں مسلمانوں کابھی یہی لباس ہے وہاں گناہ بھی نہیں ہوگا کیونکہ وہاں یہ لباس شعارنصاری کانہیں ہے بلکہ عام ہےمسلمانوں اورکفار میں۔۳۳۶۔

ہاں اگرکوئی صحیح ضرورت شرعی یادینوی مثلاسراغ رسانی یاجاسوسی وغیرہ کی وجہ سے کافروں کی ہیئت اختیارکرنی پڑجائے اورچاہےصلیب یازنارہی کیوں نہ پہن لےتواس کی فقہاء نے اجازت دی ہے جب کہ دل میں اس سے کراہت ہو۔۳۳۷۔اوراگرکوئی صحیح ضرورت نہیں توفقہانے اسے لزوم کفرقراردیاہے جیسے کہ مولانااشرف علی تھانوی صاحب سے ایک بہروپیے'ایک پولیس افسراورایک قصائی کے بارے میں سوال ہواکہ بہروپیاہندوؤں کاروپ دھارکرلوگوں کوبے وقوف بناکرانعام پاتاہے پولیس افسرتحقیق احوال کی غرض سے اورقصائی جانورخریدنے کے لیے یہ روپ دھارتے ہیں توآپ نے جواب دیاکہ:''یہ افعال اتفاقا کفرنہیں اسی طرح قول کفرکے ساتھ قول اسلام بھی مقترن ہے پس وہ کفربھی اختلافی ہے اس لیے کسی صورت میں نہ کفرکافتوی دیاجائے گا نہ بنیونت

☆عام وہ لفظ ہوتا ہے جو افراد کی ایک جماعت کو لفظاً یا معناً شامل ہو☆

زوجہ کا نہ حرمت ذبیحہ کا البتہ معصیت کا صدور ہوا لہذا توبہ کا حکم جزم کے ساتھ اور کفر اختلافی ہونے کے سبب تجدید اسلام وتجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا اس سے زائد فتوی دینا حدود احتیاط سے تجاوز ہے۔''۳۳۸۔

عورت کا پتلون پہننا

مولانا زین الاسلام قاسمی الہ آبادی صاحب عورت کے پتلون پہننے کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :''عورت کے لیے زینت اور اعضائے زینت کو غیر محرموں سے چھپانا فرض ہے اور پینٹ جیسا لباس پہننے سے اعضاء زینت غیر محرموں کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں اس لیے یہ بھی منع ہوگا۔ نیز قرآن پاک کے اس حکم کی خلاف ورزی بھی اس میں پائی جاتی ہے جس میں عورتوں کو حکم دیا گیا ہے {ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن} یعنی اپنے دوپٹوں کا آنچل اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں اس کے علاوہ مردوں کے لباس سے مشابہت اور غیر قوموں کی مشابہت آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا من تشبہ بقوم فھو منھم نیز اس میں بے حیائی کا فروغ ہے جب کہ حدیث میں حیا کو ایمان کا شعبہ قرار دیا گیا ہے۔۳۳۹۔ مفتی وقارالدین صاحب عورت کے پینٹ پہننے سے متعلق لکھتے ہیں:''عورتوں کو ایسا لباس پہن کر جس سے ان کا جسم نظر آئے یا ایسا دوپٹہ اوڑھ کر جس سے سر کے بالوں کا رنگ نظر آئے نماز پڑھنے کی شرعا اجازت نہیں ایسے کپڑوں میں ان کی نماز باطل ہوگی۔۳۴۰۔

مرد کے لئے پتلون کا حکم

مولانا رشید احمد گنگوہی پتلون کے متعلق لکھتے ہیں:''پتلون شعار کفر کا نہیں ہے بلکہ لباس اس قوم کا ہے پس ان کا پہننا ہندوستان میں تو تشبہ لباس میں ہے اور گناہ ہے اور جو لوگ اس ملک میں رہتے ہیں کہ وہاں مسلمانوں کا بھی یہی لباس ہے وہاں گناہ بھی نہیں ہوگا کیونکہ وہاں یہ لباس شعار نصاری کا نہیں ہے بلکہ عام ہے مسلمانوں اور کفار میں۔۳۴۱۔ مولانا عبدالرحیم نشتر فاروقی پتلون کے متعلق لکھتے ہیں:''درباره وضع فساق فتاوی رضویہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۴ اور مطبوعہ کراچی کے صفحہ مذکورہ پر اعلی حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کا یہ حکم (مکروہ تحریمی) اس وقت کا ہے جب انگریزی وضع قطع کا لباس انگریزوں کا شعار قومی تھا انہی کے ساتھ محدود اور انہی کے ساتھ خاص تھا اور جو وضع کسی قوم کے ساتھ مخصوص ہو یا اس کا شعار قومی ہو اس

سے مسلمانوں کو اپنانا ناجائز وحرام ہے۔مشکوۃ شریف صفحہ ۳۷۵ پر ہے من تشبہ بقوم فھو منھم یعنی جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔اب جب کہ انگریزی لباس مثلاً پینٹ شرٹ وغیرہ کا پہننا انگریزوں کے ساتھ خاص نہ رہا دیگر قوموں کے ساتھ مسلمانوں میں بھی عام ہو گیا تو اب یہ کسی ایک قوم کا وضع مخصوص اور شعار قومی نہ رہا اور نہ ہی اب یہ انگریزوں کا شعار قومی کہلائے گا لہذا اب وہ حکم سابق نہ رہا البتہ اسے پہننا اب بھی کراہت سے خالی نہیں کہ یہ وضع صلحاء نہیں بہرحال وضع فساق ہے کہ لباس مذکور ابھی اتنا عام نہیں ہوا کہ صلحاء علماء اور متقین بھی استعمال کرتے ہوں بلکہ اکثر فساق ہی استعمال کرتے ہیں ان میں کچھ ایسے ہوتے ہیں جو بدرجہ مجبوری اسے استعمال کرتے ہیں بلکہ بعض پہننے والے خود بھی اسے کوئی اچھا لباس نہیں تصور کرتے اور لوگوں کا اسے معیوب سمجھنا ہی اس کی کراہت کو کافی لہذا ایسی صورت میں مطلقاً مکروہ تنزیہی کا حکم ہے اور اگر پہننے والا بہ نیت تشبہ پہنے تو مکروہ تحریمی قریب الحرام ہے۔۳۴۲۔

مفتی وقارالدین صاحب مرد کے لئے پینٹ پہن کر نماز پڑھنے سے متعلق لکھتے ہیں: ''نماز کے لیے حکم یہ ہے کہ مرد کے لیے ایسی پینٹ پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے جو ڈھیلی ڈھالی ہو اور رکوع وسجدے میں کوئی تکلیف اور دشواری نہ ہو مزید برآں شرٹ پینٹ سے باہر نکال کر نماز پڑھے شرٹ اتنی بڑی ہونی چاہیے کہ سجدے میں اعضائے مستورہ (پردے میں رکھے جانے والے اعضاء) کی ہیئت نظر نہ آئے اور اگر پینٹ تنگ ہے یا شرٹ چھوٹی ہے تو نماز مکروہ ہوگی۔۳۴۳۔

ٹائی کا حکم

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے ٹائی کو ناجائز تو نہیں قرار دیا لیکن اسے غیر مسلموں کی ثقافت کا حصہ قرار دیا اور اسے لگانے کو ناپسند کیا چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ''اسلام کی نظر میں یہ بات نہایت ناپسندیدہ ہے کہ مسلمان اپنی معاشرت اور وضع قطع میں غیر مسلموں کی مماثلت اختیار کریں ٹائی بھی ایسی ہی چیزوں میں سے ہے۔۳۴۴۔مفتی محمود الحسن گنگوہی نے ٹائی لگانے کو مکروہ تحریمی یعنی گناہ قرار دیا ہے اور جہاں اس کا استعمال مسلمانوں میں عام ہو اور مسلمان اسے غیر مسلموں کا شعار نہ سمجھتے ہوں وہاں اس کے استعمال کی اجازت دی لیکن پھر بھی اسے مکروہ تنزیہی (جائز لیکن ناپسندیدہ) قرار دیا چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ''ٹائی ایک وقت میں نصاری کا شعار تھا اس وقت اس کا حکم بھی سخت تھا اب غیر نصاری بھی بکثرت استعمال کرتے ہیں۔بہت سے صوم وصلاۃ کے پابند مسلمان بھی استعمال

کرتے ہیں اب اس کے حکم میں تخفیف ہے۔اس کو شرک یا حرام نہیں کہا جائے گا کراہیت سے اب بھی خالی نہیں کہیں کراہیت سخت ہوگی کہیں ہلکی جہاں اس کا استعمال عام ہوجائے گا وہاں اس کے منع پرزور نہیں دیا جائے گا۔۳۴۵۔ مولانا قاضی مجاہدالاسلام قاسمی نے ضرورتاً ملازمت وغیرہ کی غرض سے اسے لگانے کی اجازت دی ہے۔۳۴۶۔

ٹوپی کے بغیر عمامہ

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ٹوپی کے بغیر عمامہ باندھنے سے متعلق لکھتے ہیں:''بغیر ٹوپی کے بھی عمامہ باندھا جاسکتا ہے اور ٹوپی کے اوپر سے بھی ابتداء میں آپ ﷺ نے مسلمانوں کی وضع کو کافروں سے ممتاز رکھنے کے لیے یہ فرمایا تھا کہ عمامہ ٹوپی کے اوپر باندھا جائے تاکہ مشرکین اور اہل ایمان کی وضع میں فرق باقی رہے۔

فرق مابیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس ۳۴۷۔

لیکن بعد کو آپ ﷺ نے دونوں صورتوں کی اجازت دے دی۔۳۴۸۔ یونہی صرف ٹوپی پہننے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ ھدایہ شریف میں اس کی تصریح ہے۔ بلکہ یہی سنت ہے اور کفار سے فرق کرنے کا طریقہ ہے۔۳۴۹۔ ....(جاری ہے)

حواشی

۲۹۲۔ گنگوہی، مولانا رشید احمد، م ۱۳۲۳ھ، فتاوی رشیدیہ کتاب البدعات والشرک ج ۲ ص ۱۵۵، میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، ط ن۔م

۲۹۳۔ گنگوہی، محمود الحسن، م ۱۳۳۹ھ، فتاوی محمودیہ ج ۱ ص ۱۸۵، کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی، اشاعت ۱۹۸۶ء

۲۹۴۔ دہلوی، مفتی کفایت اللہ، م ۱۳۷۲ھ، کفایت المفتی، ج ۹ ص ۳۵، مکتبہ امدادیہ ملتان، ط ن۔م

۲۹۵۔ دہلوی، مفتی کفایت اللہ، م ۱۳۷۲ھ، کفایت المفتی، ج ۹ ص ۳۵، مکتبہ امدادیہ ملتان، ط ن۔م

۲۹۶۔ ایضا، ج ۹ ص ۴۰

۲۹۷۔ گنگوہی، مولانا رشید احمد، م ۱۳۲۳ھ، فتاوی رشیدیہ کتاب البدعات ج ۱ ص ۸۸۔

۲۹۸۔ خالد، سیف اللہ، جدید فقہی مسائل ج ۱ ص ۲۷۶، مکتبہ فارقلیط اردو بازار لاہور، ط ن۔م

۲۹۹۔دیلمی 'ابوشجاع شیرویہ بن شہزادار بن بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی الملقب الکیا'۵۰۹ھ'الفردوس بماثور الخطاب'جز ۳ص ۵۱۳'حدیث ۵۶۲۱'تحقیق السعید بن بسیونی زغلول' دارالکتب العلمیۃ'بیروت'لبنان 'سنۃ النشر ۱۴۰۶ھ بمطابق ۱۹۸۶ء سخاوی 'الامام الشیخ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن 'م ۹۰۲ھ'المقاصد الحسنۃ للسخاوی'جز ۲ص ۸۸'حدیث ۱۱۷۰'دارالکتاب العربی'ط ندارد

۳۰۰۔اعظمی'امجد علی'بہار شریعت ح۹ص ۱۸۴'مکتبۃ المدینہ کراچی'ط ندارد

۳۰۱۔امجدی'مولانا جلال الدین احمد'فتاوی فیض الرسول ج ۳ص ۲۹۲'شبیر برادرز اردو بازار لاہور'اشاعت ۱۹۹۳ء

۳۰۲۔قادری 'مفتی محمد اجمل 'فتاوی اجملیہ'ج ۴ص ۳۲'شبیر برادرز اردو بازار لاہور'اشاعت ۲۰۰۵ء'ط ن۔م

۳۰۳۔بریلوی'احمد رضا خان'م ۱۹۲۱ء'فتاوی رضویہ ج ۱۴ص ۱۴۵'

۳۰۴۔ایضاً'ج ۱۴ص ۱۴۶

۳۰۵۔مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: قادری 'مفتی محمد اجمل'فتاوی اجملیہ 'ج ۳ص ۹۲۔۹۱۴'شبیر برادرز اردو بازار لاہور'اشاعت ۲۰۰۵ء'ط ن۔م

۳۰۶۔مزید تفصیل کے لیے دیکھئے :عبدالوارث ساجد'ویلنٹائن ڈے تاریخ 'حقائق اور اسلام کی نظر میں ص ۴۳۔۳۷'صبح روشن پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان'اشاعت ۲۰۱۱ء'

۳۰۷۔عطاری'مفتی فضیل رضا'ویلنٹائن ڈے ص ۱۲'مکتبۃ المدینۃ فیضان باب المدینہ کراچی'اشاعت ۱۴۳۶ھ بمطابق ۲۰۱۵ء

۳۰۸۔بخاری'ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل'م ۲۵۶ھ'صحیح بخاری جز ۱ص ۱۱'حدیث ۹'باب امور الایمان

۳۰۹۔ایضاً'جز ۱ص ۱۴'حدیث ۲۴'باب:الحیاء من الایمان

۳۱۰۔الحاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن الحکم الضبی الطہمانی النیسابوری المعروف بابن البیع 'م ۴۰۵ھ'المستدرک علی الصحیحین جز ۱ص ۷۳'حدیث ۵۸'تحقیق مصطفی عبدالقادر عطاء دارالکتب العلمیۃ بیروت'الطبعۃ الاولی ۱۴۱۱ھ بمطابق ۱۹۹۰ء

۳۱۱۔محولا بالا'جز ۸ص ۲۹'حدیث ۶۱۲۰'باب اذا لم تستحی فاصنع ماشئت

۳۱۲۔روزنامہ ایکسپریس اسلام آباد ۱۴فروری ۲۰۱۴ص ۲

۳۱۳۔سورۃ الاحزاب آیت ۳۳

۳۱۴۔سورۃ نور آیت ۳۱۔

☆ مقید کیا ہے؟ مقید وہ ہے جس میں ذات کے ساتھ صفت کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے ☆

۳۱۵۔عطاری، مفتی فضیل رضا، ویلنٹائن ڈے ص ۲۳
۳۱۶۔دیکھیے: ترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی، م۲۷۹ھ، سنن الترمذی جز۳ ص۴۸۸، باب ماجاء فی طلاق المعتوہ، حدیث ۱۱۹۱
۳۱۷۔خالد، سیف اللہ، جدید فقہی مسائل ج۱ ص۲۶۹۔۲۷۰، مکتبہ فارقلیط اردو بازار لاہور، ط ن۔م
۳۱۸۔لاجپوری، مفتی سید عبدالرحیم، م۱۴۲۲ھ، فتاوی رحیمیہ ج۱۰ ص۲۳۰، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، اشاعت ۲۰۰۳ء، ط ندارد
۳۱۹۔مظاہری، مرغوب الرحمن، ہفت روزہ ختم نبوت، اپریل فول کی تاریخی وشرعی حیثیت، ج۲۳ شمارہ ۱۲، ۲۱ تا ۲۹ جمادی الاول ۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۳ تا ۳۱ مارچ ۲۰۱۴ء
۳۲۰۔ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس البغدادی الاموی القرشی، م۲۸۱ھ، الصمت وآداب اللسان ص۱۶۹ حدیث ۲۸۵، محقق ابواسحاق الحوینی، دارالکتب العربی بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۰ھ
۳۲۱۔مالک بن انس، امام، م۱۷۹ھ، موطاامام مالک، جز۲ ص۹۹۰، باب ماجاء فی الصدق والکذب، صححہ ورقمہ وخرج احادیثہ وعلق علیہ محمد فواد عبدالباقی، داراحیاء التراث العربی، بیروت لبنان، عام النشر ۱۴۰۶ھ بمطابق ۱۹۸۵ء
۳۲۲۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، م۲۷۵ھ، سنن ابوداؤد، جز۴ ص۲۹۷، حدیث ۴۹۹۰، باب فی التشدید فی الکذب
۳۲۳۔بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین م۴۵۸ھ، شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، جز۶ ص۴۷۲، حدیث ۴۴۹۲، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع بالریاض بالتعاون مع الدار السلفیہ بومبای بالہند، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۳ء
۳۲۴۔احمد بن حنبل، امام، م۲۴۱ھ، مسند ابوہریرہؓ، حدیث ۸۶۳۰، جز۱۴ ص۲۷۸
۳۲۵۔بخاری، محمد بن اسماعیل، م۲۵۶ھ، صحیح بخاری، جز۸ ص۲۵، حدیث ۶۰۹۴، باب قول اللہ تعالی: {یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین} ومایغنی عن الکذب
۳۲۶۔البیرونی، ابوریحان محمد بن احمد، م۱۰۴۸ء، کتاب الہند، باب ۲۵ ص۲۰۶، مترجم سید اصغر علی، الفیصل ناشران وتاجران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ۲۰۰۸ء
۳۲۷۔مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: سہارنپوری، مرغوب احمد، الفاروق، بسنت اور پتنگ بازی، جمادی الاول ۱۴۳۶ھ
۳۲۸۔دیکھیے: نعیمی، احمد یار خان، اسلامی زندگی ص۱۶، ضیاالقرآن پبلی کیشنز اردو بازار لاہور، ط ندارد

مشترک وہ لفظ ہے جو ایسے ایک یا زیادہ معنوں کے لئے وضع کیا گیا ہو جن کی حقیقتیں مختلف ہوں ☆

۳۲۹۔تفصیل کے لیے دیکھئے: قادری مولانا الیاس بسنت میلہ ص ۹۔۲ مکتبۃ المدینہ کراچی ط اول اشاعت ۱۴۳۴ھ

۳۳۰۔دیکھئے: بریلوی احمد رضا خان م ھ فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص ۶۵۹۔۶۰

۳۳۱۔بخاری ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل م ۲۵۶ھ صحیح بخاری باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لتتبعن سنن من کان قبلکم) حدیث ۷۳۲۰ جز ۹ ص ۱۰۳

۳۳۲۔تفصیل اور تاریخی پس منظر کے لیے دیکھیے :ضیغم تفصیل احمد غیر مسلم تہوار بے حیائی کا بازار ص دار الاندلس ۴۔لیک روڈ چوبرجی پاکستان لاہور ط اول ۲۰۰۶ء

۳۳۳۔قادری مفتی محمد اجمل فتاوی اجملیہ ج ۴ ص ۵۷

۳۳۴۔نعیمی احمد یار خان فتاوی نعیمیہ ص ۶۶

۳۳۵۔پیر سید غلام معین الدین و پیر شاہ عبدالحق شاہ ملفوظات مہریہ)قبلہ عالم خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب) ص ۱۰۷ گولڑہ شریف اسلام آباد بار چہارم ۱۹۹۷ء

۳۳۶۔گنگوہی مولانا رشید احمد م ۱۳۲۳ھ فتاوی رشیدیہ کتاب الحظر والاباحۃ ج ۲ ص ۹۷ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی ط ن۔م

۳۳۷۔تفصیل کے لیے دیکھئے: فتاوی محمودیہ ج ۵ ص ۱۶۱

۳۳۸۔تھانوی اشرف علی م ۱۳۶۲ھ بوادر النوادر ص ۳۱۷ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور ط اول ۱۹۸۵ء

۳۳۹۔قاسمی مفتی زین الاسلام الہ آبادی چند اہم عصری مسائل ص ۳۱۷

۳۴۰۔وقار الدین مفتی م ھ وقار الفتاوی ج ۲ ص ۲۴۲ بزم وقار الدین گلفشاں لائبریری بلاک ۴ گلستان مصطفےٰ کراچی ط اول اشاعت ۱۹۹۷ء

۳۴۱۔گنگوہی مولانا رشید احمد م ۱۳۲۳ھ فتاوی رشیدیہ کتاب الحظر والاباحۃ ج ۲ ص ۹۷

۳۴۲۔فاروقی مولانا عبدالرحیم نشتر فتاوی بریلی شریف صفحہ ۲۰۷ شبیر برادرز اردو بازار لاہور ط ندارد

۳۴۳۔وقار الدین مفتی وقار الفتاوی ج ۲ ص ۲۴۱

۳۴۴۔رحمانی مولانا خالد سیف اللہ کتاب الفتاوی ج ۶ ص ۷۷ زمزم پبلشرز کراچی اشاعت ۲۰۰۸ء ط ندارد

۳۴۵۔گنگوہی محمود الحسن م ۱۳۳۹ھ فتاوی محمودیہ ج ۱۲ ص ۴۰۷

۳۴۶۔دیکھئے: قاسمی مولانا قاضی مجاہد الاسلام فتاوی قاضی ص ۲۱۰ ایفا پبلی کیشنز ایف جوگابائی جامعہ نگر نئی دہلی۔۲۵ اشاعت ۲۰۰۴ء ط ندارد

☆جب غالب رائے کے ساتھ مشترک کے کسی معنی کو ترجیح حاصل ہوجائے تو اس کو مؤول کہتے ہیں۔

۳۴۷۔ابوداؤد؛سلیمان بن اشعث ،م۲۷۵ھ؛سنن ابوداؤد؛جز۴ص۵۵؛باب فی العماء حدیث
۳۴۸۔۴۰۷۸ترمذی؛ابوعیسی محمد بن عیسی،م۲۷۹ھ؛جامع ترمذی؛باب العمائم علی القلانس؛جز۴ص۲۴۷؛حدیث ۱۷۸۴
۳۴۸۔رحمانی ،مولانا خالد سیف اللہ؛کتاب الفتاوی ج٦ص۹۷؛زمزم پبلشرز کراچی؛اشاعت ۲۰۰۸ء؛ط ندارد
۳۴۹۔مرغینانی ،برہان الدین؛ہدایہ شریف ج۷ص ۶۲۷ ،مترجم سید امیر علی؛دارالاشاعت اردو بازار کراچی؛ط ندارد؛اشاعت ۲۰۰۳ء

(جاری ہے)

ہے وہی ساز کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری
دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری
مجلس آئین واصلاح و رعایات و حقوق
طب مغرب میں مزے میٹھے اثر خواب آوری
گرمیٔ گفتار اعضائے مجالس الاماں
یہ بھی اک سرمایہ داروں کی ہے جنگِ زرگری